بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14رفروری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت محمد بن مسلمہ کے بارے میں بیان ہوا تھا اور کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج انشاء اللہ بیان ہوگا۔ کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں یہ بیان ہوا تھا کہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اسے بہانے سے گھر سے دور لے جا کر قتل کیا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے؟ نیز یہ بھی بیان ہوا تھا کہ بعض علماء کے نزدیک ایک حدیث کے حوالے سے تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت ہے لیکن حقیقت میں یہ غلط تصور ہے یا حدیث کی غلط تشریح ہے جو کہ تین موقعوں پر جھوٹ کو جائز قرار دیتی ہے۔ ایک عیسائی کے اِسی اعتراض کے جواب میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے اور اپنے دین کو چھپا لینے کی اجازت دی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: واضح ہو کہ جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے میں ہرگز باور نہیں کرسکتا کہ انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی تاکید ہو۔ قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ یعنی اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم ہو جا اور سچی گواہیوں کو للہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں۔ اب اَے ناخدا ترس ذرا انجیل کو کھول اور ہمیں بتلا کہ راست گوئی کے لئے ایسی تاکید انجیل میں کہاں ہے۔

پھر اسی عیسائی کو جس کا نام فتح مسیح تھا مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے مگر یہ آپ کو اپنی جہالت کی وجہ سے غلطی لگی ہے اور اصل بات یہی ہے کہ کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ لفظ ہیں کہ اِنۡ قُتِلۡتَ وَاُحۡرِقۡتَ یعنی سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔ پھر جس حالت میں قرآن کہتا ہے کہ تم انصاف اور سچ مت چھوڑو اگرچہ تمہاری جانیں بھی اس سے ضائع ہوں اور حدیث کہتی ہے کہ اگرچہ تم جلائے جاؤ اور قتل کئے جاؤ مگر سچ ہی بولو تو پھر اگر فرض کے طور پر کوئی حدیث قرآن اور احادیث صحیحہ کی مخالف ہو تو وہ قابلِ سماعت نہیں ہوگی کیونکہ ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ اور قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔

حقیقی کذب اسلام میں پلید اور حرام اور شرک کے برابر ہے مگر توریہ جو درحقیقت کذب نہیں اضطرار کے وقت عوام کے واسطے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے مگر پھر بھی لکھا ہے کہ افضل وہی لوگ ہیں جو توریہ سے بھی پرہیز کریں توریہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے برخلاف ہے اور بہرحال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے اگر اس کی وجہ سے قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مَیں حضرت محمد بن مسلمہ کی زندگی کے حوالے سے بیان کرتا ہوں کہ جب بنو نضیر نے دھوکے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی تھی اس پر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم تیزی سے اٹھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے لئے اٹھے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی کچھ دیر انتظار کے بعد آپ کے پیچھے مدینہ آ گئے۔ جب صحابہ کرام مدینہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بلایا ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اٹھ کر چلے آئے اور ہمیں علم نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہودی میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا تو میں اٹھ کر چلا آیا۔

حضرت محمد بن مسلمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور فرمایا کہ بنونضیر کے یہودیوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس ایک پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ایک ایسی بات یاد کرا دوں جسے تم اپنی مجالس میں یاد کیا کرتے تھے، یہود نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ حضرت محمد مسلمہ نے کہا کہ میں تمہیں اُس تورات کی قسم دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میں تمہارے پاس آیا تھا تم نے اپنے سامنے تورات کھول رکھی تھی تم نے مجھے اس محفل میں کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں کھانا پیش کریں تو ہم تمہیں کھانا پیش کرتے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں یہودی بنائیں تو ہم تمہیں یہودی بنا دیتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت کہا تھا کہ مجھے کھانا کھلاؤ مجھے یہودی نہ بناؤ بخدا میں کبھی بھی یہودی نہیں بنوں گا۔ تم نے مجھے ایک طشت میں کھانا دیا اور تم نے کہا کہ اب تمہارے پاس وہ ہستی آئے گی جو مسکرانے والی ہے جو جنگ کرنے والی ہے اس کی آنکھوں میں سرخی ہے وہ یمن کی طرف سے آئیں گے وہ اونٹ پر سواری کریں گے وہ چادر اوڑھیں گے وہ تھوڑے پر قناعت کریں گے۔ ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی وہ حکمت کے ساتھ گفتگو کریں گے گویا وہ تمہارے قرابت دار ہیں۔ یہ سن کر یہود نے کہا کہ ہم اسی طرح کہا کرتے تھے لیکن یہ وہ نبی نہیں ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں۔ حضرت محمد مسلمہ نے کہا کہ میں اپنے پیغام سے اب فارغ ہو چکا جو میں تمہیں یاد کرانا چاہتا تھا۔ پھر آپ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ تم نے وہ معاہدہ توڑ دیا ہے جسے میں نے تمہارے لئے قائم کیا تھا کیونکہ تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ کہ عمرو بن جحاش چھت پر چڑھا تا کہ وہ آپؐ پر پتھر گرا دے۔ اس پر انہوں نے چپ سادھ لی اور وہ ایک حرف تک نہ بول سکے پھر حضرت محمد بن مسلمہ نے انہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میرے اس شہر سے نکل جاؤ میں تمہیں دس دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو ادھر نظر آیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ چند دن یہود تیاری کرتے رہے ان کی سواریاں ذوجدر مقام پر تھیں وہ لائی گئیں بنواشجع قبیلے سے اُنہوں نے کرائے پر اونٹ لئے اور روانگی کی تیاری مکمل کی۔

یہودیوں کا رویہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لکھتے ہیں کہ بنوقریظہ کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق سے واپس آتے ہی اپنے صحابہ سے فرمایا کہ گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنوقریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ اور پھر آپؐ نے حضرت علی کو بنوقریظہ کے پاس بھجوایا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے معاہدے کے خلاف یہ غداری کیوں کی۔ بجائے اس کے کہ بنوقریظہ شرمندہ ہوتے یا معافی مانگتے انہوں نے حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کی مستورات کو گالیاں دینے لگے۔ حضرت علی ان کا یہ جواب لے کر واپس لوٹے تو اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ یہود کے قلعوں کی طرف چل پڑے۔

آپؐ یہود کے قلعوں کے پاس پہنچے تو یہود نے دروازے بند کر لیے اور قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتیٰ کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ چنانچہ قلعہ کی دیوار کے نیچے کچھ مسلمان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی عورت نے اوپر سے پتھر پھینک کر ایک

مسلمان کو مار دیا۔

بنو قریضہ میں ایک شخص عمرو بن سُعدی نے جو اس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے، معاہدہ توڑا ہے اب یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے، اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تم سے بری ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر وہ قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستے نے جس کے سردار محمد بن مسلمہ تھے اسے دیکھ لیا اور اسے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے بتایا کہ میں فلاں ہوں۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے ان سے کہا آپ سلامتی سے چلے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کرنا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے محمد بن مسلمہ کو سرزنش نہیں کی بلکہ اس کے فعل کو سراہا یا اور تعریف کی۔ پس مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تربیت کے مطابق ہمیشہ انصاف کا سلوک کیا ہے۔

اہل خیبر کی شرارتوں اور ابو رافع یہودی کے قتل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت محمد بن مسلمہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے ابو رافع کو قتل کیا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے کہ جن یہودی رؤسا کی مفسدانہ انگیخت اور اشتعال انگیزی سے 5 ہجری کے آخر میں مسلمانوں کے خلاف جنگ احزاب کا خطرناک فتنہ برپا ہوا تھا، اس میں سے حیی بن اخطب تو بنو قریظہ کے ساتھ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکا تھا لیکن سلام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابو رافع تھی ابھی تک خیبر کے علاقہ میں اسی طرح آزاد اور اپنی فتنہ انگیزی میں مصروف تھا۔ وہ نجد کے وحشی اور جنگجو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں کعب بن اشرف کا پورا پورا مثیل تھا۔ اس نے غطفانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حملہ آور ہونے کے لئے اموال کثیر سے امداد دی۔ ابو رافع نے اسی پر بس نہیں کی۔ اس کی عداوت کی آگ مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتا تھا۔ چنانچہ بالآخر اس نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جنگ احزاب کی طرح نجد کے قبائل غطفان اور دوسرے قبیلوں کا دورہ کرنا شروع کیا اور انہیں مسلمانوں کے تباہ کرنے کے لئے ایک لشکر عظیم کی صورت میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی احزاب والے منظر پھرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ خزرج کے بعض انصاری حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب اس فتنہ کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کسی طرح اس فتنہ کے بانی مبانی ابو رافع کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سوچتے ہوئے کہ ملک میں وسیع کشت و خون کی بجائے ایک مفسد اور فتنہ انگیز آدمی کا مارا جانا بہت بہتر ہے ان صحابیوں کو اجازت مرحمت فرمائی اور عبداللہ بن عتیک انصاری کی سرداری میں چار خزرجی صحابیوں کو جن میں حضرت محمد بن مسلمہؓ بھی تھے، ابو رافع کی طرف روانہ فرمایا مگر چلتے ہوئے تاکید فرمائی کہ دیکھنا کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ چنانچہ چھ ہجری کے ماہ رمضان میں یہ پارٹی روانہ ہوئی اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کر کے واپس آ گئی اور اس طرح اس مصیبت کے بادل مدینہ کی فضا سے ٹل گئے۔

حضور انور نے فرمایا سیرت خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ ابو رافع کے قتل کے جواز کے متعلق ہمیں اس جگہ کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ابو رافع کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں۔

اس وقت مسلمان نہایت کمزوری کی حالت میں چاروں طرف سے مصیبت میں مبتلا تھے۔ سارا ملک مسلمانوں کو مٹانے کیلئے متحد ہو رہا تھا۔ ایسے نازک وقت میں ابو رافع عرب کے مختلف قبائل کو اسلام کے خلاف ابھار رہا تھا اور اس بات کی تیاری کر رہا تھا کہ غزوہ احزاب کی طرف عرب کے وحشی قبائل پھر متحد ہو کر مدینہ پر دھاوا بول دیں۔ عرب میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی کہ جس کے ذریعہ دادرسی چاہی جاتی بلکہ ہر قبیلہ

اپنی جگہ آزاد اور مختار تھا۔ پس سوائے اس کے کہ اپنی حفاظت کے لئے خود کوئی تدبیر کی جاتی اور کوئی صورت نہیں تھی۔ جو حکومت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تھی۔ بہرحال ان حالات میں صحابہ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست اور بجا تھا اور حالت جنگ میں جب کہ ایک قوم موت وحیات کے ماحول سے گزر رہی ہو اس قسم کی تدابیر بالکل جائز سمجھی جاتی ہیں۔

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار بنوالی۔ حضرت محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار تحفہ میں دی اور فرمایا کہ اس سے مشرکین سے جہاد کرنا جب تک وہ تم سے قتال کرتے رہیں اور جب تو مسلمانوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیں تو اسے کسی چٹان کے پاس لا کر مارنا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہارے پاس کسی خطا کار کا ہاتھ پہنچے یا تمہیں موت آلے۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا آپ فتنوں سے الگ رہے اور جنگ جمل اور صفین میں شامل نہیں ہوئے۔

ان کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ مختلف روایات کے مطابق تینتالیس چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ کے امیر تھے۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ کسی نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا جو مکرم تاج دین صاحب ولد صدر دین صاحب کا ہے۔ 10 رفروری کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ یہ یوگنڈا میں پیدا ہوئے 1967ء میں یو۔کے شفٹ ہوگئے۔ 1984ء میں جب اسلام آباد کی زمین خریدی گئی تو مرحوم نے اسلام آباد کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ پھر بائیس سال تک اسلام آباد میں بڑے اخلاص کے ساتھ بڑی بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ اسلام آباد میں پہلے جلسے کے انعقاد سے لے کر آخری جلسے تک انتھک محنت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو ہر سہولت پہنچانے کی ممکن کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی ان کی طرح اخلاص و وفا میں بڑھائے اور صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 14th - February - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB